**AL-‘ULŪM** **ISSN:** 2709-3484 (Print) | 2709-3492 (Online)
https://alulum.net/ojs/index.php/aujis/about
(January-June 2023), 4:1(1-17)

# قاضی عیاض کی دفاعِ عصمت مصطفیٰ ﷺ قبل از اعلان نبوت سے متعلق مستدل احادیث کا ناقدانہ جائزہ

1. **حافظ محمد ناصر**، پی ایچ ڈی اسکالر، کلیہ اصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد
2. **محمد اشفاق**، اسسٹنٹ پروفیسر، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونی ورسٹی، نیریاں شریف

# Qāḍī Ayyāḍ’s Reasoning by *Aḥādīth* Defending Prophetic Inerrancy (*al-‘Iṣmah*) Prior to *Nubūwwah* (A Critical Review)

1. **Hafiz Muhammad Nasir**, PhD Scholar, Faculty of Usluddin, International Islamic University, Islamabad
2. **Muhammad Ashfaq**[1] (PhD), Assistant Professor/Chairman, Department of Islamic Studies, Mohi ud Din Islamic University, Nerian Shareef

**Keywords:**
Sirah, Infallibility, Prophetic Rights, *Kitāb al-Shifā’*, Implications

***Abstract:*** *This paper intends to focus upon a noteworthy aspect of life of Prophet Muḥammad (ṣallā llāhu ʿalayhi wa-sallam) before the announcement of Prophethood (nubūwah). It is significant to know the sources of Prophetic Sayings (Aḥādīth) referred in Kitāb al-Shifā’ for logical reasoning in favour of infallibility (al-‘Iṣmah), a right to a person who has been chosen to exercise the authority of Prophethood. In this analytical study it was reviewed only the second source of Islamic law mentioned by Qāḍī Ayyāḍ al-Mālikī in this regard. This work finds several references of Aḥādīth having various grades and levels investigated in the different era. There is no parallel to a Prophet either his life and dealings are before or after the Nubūwah Declaration. Number of scholars, Sīrah writers of different times endorsed the interpretations and opinions of Qāḍī ‘Ayyāḍ derived from the second source. Hence, infallibility (al-‘Iṣmah) i.e. state of being virtuous, sinless, safeguard and exemption from error along with moral excellence and Divine Protection; is a God-gifted quality of a person who plays the role of intermediation between Allah and his creatures as per Divine willingness conveying exactly what is required.*

*M. Nasir & M. Ashfaq. (2023) Qāḍī Ayyāḍ’s Reasoning by Aḥādīth Defending Prophetic Inerrancy (al-‘Iṣmah) Prior to Nubūwah (A Critical Review) Al-‘Ulūm Journal of Islamic Studies, 4(1)*

---

[1]. Corresponding author Email: muhammad.ashfaq@miu.edu.pk

اللہ تعالیٰ نے سلسلہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ہر فرد کو نہایت اعلیٰ مقام سے سر فراز فرمایا ہے، اور جس قدر سب کو شان و عزت عطا فرمائی اس سے زیادہ بلند و بالا مقام و مرتبہ اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کو اکیلے میں عطا فرمایا، اس کا ذکر قرآن پاک میں یوں کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ﴾.[1]

ترجمہ: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی، ان میں کسی سے اللہ تعالی نے کلام فرمایا، اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

اس طرح دیگر آیات طیبات میں آتا ہے، جو ذات و صفات کی رفعت کو مستلزم ہیں۔ بخاری شریف کی حدیث نمبر 680 میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ایامِ وصال میں یارِ باوفا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے، اچانک آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور اپنے غلاموں کی طرف دیکھا تو ہمیں یوں محسوس ہوا۔

**كَاَنَّ وجهه ورقةُ مصحفٍ-**[2]

(گویا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور قرآن کا ورق ہے۔)

علامہ قاضی عیاض مالکیؒ نے اپنی کتاب "**الشفا بتعريف حقوق المصطفى**" میں حقوق مصطفی ﷺ کو بیان کرتے ہوئے، مختلف اقسام کے حقوق کو ذکر کیا ہے، ان کی ابواب بندی کی اور اس کے ساتھ ہی فصول قائم کر کے حقوق مصطفی ﷺ کو عمدہ عنوانات کے ساتھ ساتھ دلائل سے مزین کر کے فصول میں سمو دیا ہے۔ ان حقوق میں سے عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام قبل از اظہار نبوت بھی ہے، اس میں بالخصوص جناب رسول اللہ ﷺ کی عصمت قبل از اعلان نبوت سے متعلق احادیث مبارکہ کے مذکور شدہ ذخیرہ کا جائزہ لیا گیا ہے، کہ ان احادیث مبارک کی فنی نوعیت کیا ہے؟ جن کو قاضی عیاض مالکیؒ نے ذکر کیا ہے۔ ان احادیث مبارک کا درجہ کیا ہے۔ وہ اپنے دعوی سے کتنی مطابقت رکھتی ہیں، اور ان سے عصمت مصطفی ﷺ کا دعوی کیسے ثابت و مضبوط ہوتا نظر آتا ہے، اس تحریر میں زیر بحث لایا جائے گا۔

---

1- القرآن، 2:153۔

2- محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح** (الریاض: بیت الافکار، 1998ء)، 1:144۔

## عصمت مصطفی ﷺ قبل از اعلان نبوت پر سابقہ تحقیقات

اس عنوان پر علماء و محققین نے اپنے اپنے زمانے میں تحقیقات پیش کی ہیں لیکن ان میں سے علیحدہ کتاب کی شکل میں کوئی تحقیقی کاوش ہماری نظر سے نہیں گزری، البتہ سابقین علماء نے اس مسئلہ کو اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ قاضی عیاض مالکیؒ نے مسئلہ عصمتِ مصطفیٰ ﷺ کو حقوقِ مصطفیٰ ﷺ کے تناظر میں الگ سے ذکر کیا ہے، اور اس مسئلہ کی بحث میں احادیث مبارکہ کے ذخیرہ سے استدلال کیا ہے۔ عصمتِ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر عرب کے علماء اسلام نے مختصر اور مختلف عنوانات کی صورت میں قابل قدر تحریری کام کیا ہے۔ جو کہ زیادہ عربی زبان میں ہے، اس کو لائبریری، کتب خانوں میں اور بعض رسائل و کتب کو نیٹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح برصغیر کے علماء اسلام نے اس عصمت انبیاء علیہم السلام کی بحث کو اپنی تحقیقات سے اردو زبان پر بھی منتقل کیا ہے۔ عربی کتب و رسائل کے نام یہ ہیں۔

1) العصمة النبوية-[3]

2) تحفة الاخلاء فی عصمة الانبياء-[4]

3) عصمة الانبياء-[5]

4) الفصل فی الملل و النحل جلد نمبر 4-[6]

---

3- محمد فتح اللہ گولن، دوست ملک ترکیا کے مشہور اسلامی سیاسی سکالر ہیں، آپ ترکی زبان میں "سلسلۃ النور الخالد" کے نام سے مختلف عنوانات پر اظہار خیال کرتے ہیں، ان میں ایک عنوان "العصمة النبوية" بھی تحریر کیا ہے، اس کی نوع خامسہ کا عربی زبان میں "اوزخان محمد علی" نے ترجمہ کیا ہے، جس کو (دار النیل للطباعۃ والنشر، 2005ء) نے شائع کیا ہے۔

4- دوست محمد کابلیؒ مولانا، تحفة الاخلاء فی عصمة الانبياء (کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن نمبر 20361) کی فارسی زبان میں عصمت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر نہایت محقق کتاب ہے۔

5- ابو عبد اللہ فخر الدین الرازی محمد بن عمر البکری التیمی کی عربی زبان میں مستند مختصر کتاب "عصمة الانبياء" ہے جسے مطبع دار الہدی نے الجزائر سے 2006ء میں شائع کیا ہے۔

6- یہ مقالہ (عصمت انبیاء حافظ ابن حزمؒ) اصل میں علامہ ابن خزم کی کتاب "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" کی جلد نمبر 4، میں موجود الفصل عصمت انبیاء کا ترجمہ ہے، جو کہ ہدایت اللہ ندوی صاحب مین بازار میاں چنوں ملتان نے کیا ہے، اس کو محمد عطاء اللہ

اس کے علاوہ بھی عربی زبان میں عصمت انبیاء علیہم السلام پر مواد موجود ہے جس کو دیکھ کر اس مسئلہ کی احساسیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آج کے زمانہ میں اردو زبان میں اس مسئلہ پر کافی کام ہو رہا ہے جس میں عربی زبان کے محققین کے تحقیقات کے علاوہ برصغیر کے علماء محققین کا انفرادی نوعیت کا کام بھی اس میں شامل ہے۔ ذیل میں چند اردو زبان کے مقالات کے نام اور ان کے مصنفین کے اسماء کو ذکر کیا جاتا ہے۔

1) عصمت انبیاء کے تحفظ میں کنز الایمان کا کردار[7]۔

2) عصمت انبیاء سے بظاہر متعارض صحیحین کی بعض احادیث کا علمی جائزہ[8]۔

3) عقیدہ عصمت انبیاء علیہم السلام[9]۔

4) عصمت کی تعریف اور مسئلہ عصمت میں اقوال علماء[10]۔

ان کتب و رسائل کے علاوہ بھی اردو زبان میں عصمت انبیاء علیہم السلام پر بہت سارا مواد موجود ہے جسے انٹرنیٹ اور لائبریریوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

---

فیصل ٹاؤن میاں چنوں شرکت پرنٹنگ لاہور سے شائع کیا ہے۔ اور اب یہ مکتبہ رحمانیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں موجود ہے اور کتاب وسنت ڈاٹ کام پر بھی موجود ہے۔

7- یہ مقالہ "**عصمت انبیاء کے تحفظ میں کنز الایمان کا کردار**" اصل میں اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان کے ترجمہ کنز الایمان میں آیات طیبات کے تراجم میں عقیدہ عصمت انبیاء کے تحفظ کو مد نظر رکھنے کی عمدہ واعلی ہونے کی مثالیں ہیں، جن کو "پروفیسر دلاور خان" پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن ملیر کراچی، نے جمع کیا ہے۔

8- یہ مقالہ " عصمت انبیاء سے بظاہر متعارض صحیحین کی بعض احادیث کا علمی جائزہ "ڈاکٹر محمد التماس خان لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ پشاور یونی ورسٹی خیبر پختونخواہ اور پروفیسر ڈاکٹر اسلام سابق پروفیسر شیخ زائد اسلامک سنٹر پشاور نے مل کر عقیدہ عصمت انبیاء سے متعارض احادیث صحیحین کو بے غبار کرنے کی کوشش کی ہے، اور اس کو اسلامی مجلہ " الایضاح" 36:1، میں شائع کیا ہے۔

9- یہ مقالہ "عقیدہ عصمت انبیاء علیہم السلام" اصل میں "بریگیڈیر نذیر احمد" کی کتاب "Qur’ān & non Qur’ān" میں عصمت انبیاء کی نفی پر مشتمل حصہ کا رد ہے، جو کہ "مولانا محمد ضیاء الحق چوہاں" مہتمم جامعہ رحمانیہ غوثیہ رضویہ جھنڈ امیر انزد مقبرہ سلطان محمد شہاب الدین تحصیل سوہاوہ نے کر کے شائع کیا ہے۔

10- یہ مقالہ "عصمت کی تعریف اور مسئلہ عصمت میں اقوال علماء" مشہور اسلامی سکالر "ڈاکٹر فیض احمد چشتی" کی کاوش ہے، جو کہ ان کی اپنی سائیٹ پر موجود ہے،( faizahmadchishti.blogspot.com //ttp۔8جولائی2018ء)۔

**تحقیقات سابقہ اور اس مقالہ میں فرق**

محققین کی عصمت انبیاء علیہم السلام کے سابقہ کام اور اس مقالہ کے کام میں فرق مندرجہ وجوہ سے ہے۔

1) محققین کی تحقیق عصمت انبیاء علیہم السلام کے تمام پہلوؤں پر ہے جس میں عصمت کی تعریف سے لیکر اس کے جملہ مسائل تک چیزیں شامل ہیں۔ جبکہ اس مقالہ میں صرف قاضی عیاض مالکیؒ کی عصمت میں وارد شدہ احادیث مبارکہ کے بارے میں گفتگو ہے۔

2) محققین کی تحقیق تمام انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے بارے میں ہے۔ جبکہ اس مقالہ میں بالخصوص سید عالم ﷺ کی عصمت قبل از اظہار بنوت کے بارے میں ہے۔

3) محققین کی تحقیق عصمت انبیاء علیہم السلام کو تمام دلائل سے ثابت کرنا ہے جبکہ اس مقالہ کا تمام دلائل کے بجائے اس مسئلہ عصمت میں قاضی عیاض مالکیؒ کی ذکر شدہ احادیث مبارکہ کی فنی نوعیت کو سمجھنا ہے۔

4) محققین کی تحقیق قبل از اعلان نبوت اور بعد از اعلان نبوت کے احوال کو ذکر کرتے ہیں۔ جبکہ اس مقالہ میں صرف قبل از اعلان نبوت پر بات کی گئی ہے۔

بہر حال اس مذکورہ بالا عنوان سے کوئی کام ہماری نظر سے نہیں گزرا جس میں قاضی عیاض مالکیؒ کی کتاب "الشفاء" میں مسئلہ عصمت الانبیاء علیہم السلام پر آنے والی احادیث مبارکہ کا تنقیدانہ جائزہ لیا گیا ہو۔ اللہ تعالی اس کام کو بہتر طریقے سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

**بنیادی سوال**

قاضی عیاض مالکیؒ کی عصمت مصطفی ﷺ پر متدل احادیث کی فنی نوعیت کیا ہے؟

اس سوال کا جواب " الشفاء "میں ہمارے مذکورہ بالا عنوان کے متعلق وارد شدہ احادیث مبارکہ کی فنی نوعیت کو محدثین کے اصول و قواعد کی روشنی میں جانچنے میں پوشیدہ ہے۔ تاکہ ان احادیث مبارکہ اور مسائل عصمت سید عالم ﷺ قبل از اعلان نبوت میں مطابقت کو ظاہر اور واضح کیا جائے گا۔ اسطرح دلائل و مسائل میں انطباق کے پہلو سے آگاہی میسر آسکتی ہے۔ علماء محدثین وفقہاء کے کلام کی یہ خوبی ہے کہ ماضی بعید میں جس مسئلہ پر انہوں نے قلم اٹھایا اس کا حق ادا کیا ہے، لہذا ان کی تحقیق میں پوشیدہ نکات کو جاننا ضروری ہے۔

## قاضی عیاض اور "الشفا" پر ایک نظر

اس سوال کا جواب سمجھنے سے پہلے قاضی عیاضؒ اور آپ کی کتاب " الشفا" پر ایک نظر ڈالنا ضروری ہے، اسطرح ریسرچ و تحقیق میں مزید آسانی ہو جائے گی، اور بنیادی سوال کا حل کرنا آسان ہو جائے گا۔ امام ذہبیؒ قاضی عیاض مالکیؒ کے بارے فرماتے ہیں۔

**كان إمام وقته في الحديث وعلومه-**[11]

(آپؒ اپنے زمانہ میں حدیث اور علوم حدیث کے امام شمار ہوتے تھے۔)

الشفاء کے بارے میں حاجی خلیفہ صاحب کشف الظنون لکھتے ہیں۔

**كتاب عظيم النفع كثير الفائدة لم يؤلف مثله في الاسلام-**[12]

ترجمہ: کتاب الشفا بہت زیادہ نفع دینے والی اس جیسی کتاب اسلام میں نہیں لکھی گی۔

ڈاکٹر محمد ابو شیبہ لکھتے ہیں۔

**كتاب لو كتب بالذهب او وزن بالجواهر لكان قليلا عليه فالزمه أيها القاري واشددعليه يديك-**[13]

(کتاب کو اگر سونے کی سیاہی سے لکھا جائے یا جواہر کے ساتھ تولہ جائے تو یہ کم ہے، اے قاری اس کتاب کو مضبوطی سے تھام لے رہنمائی حاصل کر لے۔)

ائمہ علم الجرح والتعدیل کی اس گفتگو سے قاضی عیاض مالکیؒ اور آپ کی کتاب الشفا ہر دونوں کی اہمیت کا پتہ چلتاہے۔ ہر زمانہ میں علماء محققین نے کتاب و مصنف کی علمی جاہ و جلال کا اعتراف کیا ہے۔

---

11- ابو العباس شمس الدين احمد بن محمد، وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان (بیروت: دار صادر، 1900ء)، 3:483۔

12- مصطفى بن عبد الله كاتب جلبي القسطنطيني حاجي خليفة، كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون (بیروت: دار إحياء التراث العربي، 1941ء)، 2:1054۔

13- ابو الفضل عياض بن موسي مالكي، الشفاء بتعريف حقوق المصطفي، محقق عبده على كوشك (دبي: جائزة دبي الدولي للقرآن الكريم، 2013ء)، 1:2۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے اس کتاب میں چار /4، اقسام میں تمام حقوق مصطفی ﷺ جمع کیا ہے۔ یوں اقسام کے بعد ابواب اور فصول کو مرتب کیا ہے۔

1) قسم اول میں چار ابواب بیان کیے ہیں۔

باب اول میں کل دس /10 فصول قائم کی ہیں۔

باب دوم میں کل چھبیس /26 فصول قائم کی ہیں۔

باب سوم میں کل پندرہ /15 فصول قائم کی ہیں۔

باب چہارم میں کل انیتس /29 فصول قائم کی ہیں۔

2) قسم دوم میں چار ابواب بیان کیے ہیں۔

باب اول میں کل چار /4 فصول قائم کی ہیں۔

باب دوم میں کل پانچ /5 فصول قائم کی ہیں۔

باب سوم میں کل چھ /6 فصول قائم کی ہیں۔

باب چہارم میں کل نو /9 فصول قائم کی ہیں۔

3) قسم سوم میں میں کل دو /2 ابواب قائم کیے ہیں۔

باب اول میں کل سولہ /16 فصول قائم کی ہیں۔

باب دوم میں کل آٹھ /8 فصول قائم کی ہیں۔

4) قسم چہارم میں کل تین /3 ابواب قائم کیے ہیں۔

باب اول میں کل نو /9 فصول قائم کی ہیں۔

باب دوم میں کل چار /4 فصول قائم کی ہیں۔

باب سوم میں کل نو /9 فصول قائم کی ہیں۔

اس مقالہ کے عنوان بالا کے متعلق احادیث مبارکہ کو قاضی عیاض مالکیؒ نے قسم سوم کے، باب اول کی ، فصول نمبر 2، 3، 4، 9، 10 پر، اور باب دوم کی، فصل نمبر 15 میں ذکر کیا ہے۔[14]

---

14- قاضی عیاض، نفس مصدر، 1:623۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے عصمت مصطفیٰ ﷺ قبل از اعلان نبوت کو "الشفا" میں عصمت انبیاء علیہم السلام کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

سب سے پہلے اپنے دعوے "عصمت الانبیاء علیہم السلام اعلان نبوت سے پہلے" کے بارے میں کہا یہ مسئلہ علماء امت کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔

پھر اس پر آپؒ نے ادلہ شرعیہ میں سے قرآن مجید کی آیات طیبات اور احادیث مبارکہ سے دلائل پیش کیے ہیں۔ احادیث مبارکہ کے بنیادی مصادر سے آپؒ نے اخذ واستدلال کیا ہے۔ اور احادیث مبارکہ کو اس میں جمع کیا ہے۔

اس مقالہ میں کتاب "الشفا" کے جس نسخہ سے احادیث شریف نقل کر کے ان پر نقد کیا گیا ہے، اس کا حوالہ متن احادیث کے آخر میں موجود ہے۔ تاکہ قاریٔ مقالہ کے لیے آسانی ہو کہ کون سے نسخہ کی احادیث پر گفتگو ہوئی ہے اور کونسے ادارے کے طبع شدہ نسخہ کو عنوان مقالہ میں سامنے رکھا گیا ہے۔

**عصمت پر مستدل احادیث کا ناقدانہ جائزہ اور اسکی کتاب الشفاء سے امثلہ**

عصمت الانبیاء علیہم السلام کے متعلق آپؒ نے قسم سوم جو کہ دو/2، ابواب اور چوبیس/24 فصول پر مشتمل ہے۔ اس میں سے صرف فصل دوم، سوم، چہارم، نہم، دہم، اور فصل پانزدہم میں آنے والی پچانوے/95 احادیث مبارکہ مین سے دس/10 احادیث شریف کا جائزہ لیا ہے۔ ان چھ/6 فصول میں، قاضی عیاض مالکیؒ نے عصمت الانبیاء علیہم السلام کے حوالہ سے احادیث شریف کو نقل کیا ہے۔ لہذا "الشفاء" کے نسخہ محقق سے ان احادیث شریف کو نمبروار لایا جاتا ہے، تاکہ ناقدانہ جائزہ کو سمجھنے میں آسانی رہے۔

1) **(حدیث انشراح صدر نمبر (1542)**[15]

وشق قلبه صغيرا، واستخرج منه علقة، وقال: هذا حظ الشيطان منك، ثم غسله وملأه حكمة وإيمانا۔ [16]

15- قاضی عیاض، نفس مصدر، 625:1۔

16- قاضی عیاض، نفس مصدر، 259:2۔

ترجمہ: اور آپ ﷺ کا دل بچپن میں چاک کیا گیا اور اس میں سے ایک ٹکڑا باہر نکال دیا گیا، اور کہا یہ آپ ﷺ کے جسم مین شیطان کا حصہ تھا، پھر اس دل کو دھویا اور حکمت ویقین سے لبریز کر دیا۔

**حدیث انشراح صدر پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے حدیث انشراح صدر کی سند ذکر نہیں کی بلکہ مروی عنہ کا نام بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے مصدر و مرجع کا حوالہ نہیں دیا۔

آپؒ نے حدیث انشراح صدر پر اپنی طرف سے کوئی حکم نہیں لگایا۔

آپؒ نے حدیث انشراح صدر کا مکمل متن نہیں دیا۔

آپؒ کی نقل کردہ حدیث انشراح صدر کے الفاظ حدیث مصادر مثلا امام مسلمؒ کی صحیح مسلم، مسند امام احمد بن حنبلؒ، وغیرہ سے مطابقت نہیں رکھتے ہین کیونکہ "الشفا" کے الفاظ اور مصادر اصلیہ کے الفاظ میں فرق ہے۔

آپؒ نے "الشفاء" میں کونسانسخہ سامنے رکھا اس کا ذکر موجود نہیں ہے، ہاں صرف کبھی مصادر اصلیہ کا نام ذکر کیا ہے۔

**2) حدیث جھنمیین نمبر(1543)**[17]

"عادوا حمما" [18]

(وہ سیاہ ہو گئے۔)

**حدیث جھنمیین پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث شریف کو "تعود" کے لفظ کے معنی کے لیے، فقط تشبہ کے طور پر ذکر کیا ہے، جس پر لفظ "کما" متن میں دلالت کر رہا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کی سند ذکر نہیں کی۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کے مروی عنہ کا نام تک ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کا حوالہ بھی نہیں دیا۔ کہ اس کو کون سے مصنف نے اپنی حدیث کی کتاب میں اس حدیث شریف کو ذکر کیا ہے۔

17- قاضی عیاض، نفس مصدر، 262:2۔

18- مسلم بن الحجاج، أبو الحسن القشيري النيسابوري، **الجامع الصحیح** (ترکیا: دار الطباعة العامرة، 1334ھ-)، 167:1۔

آپؒ نے اس حدیث شریف پر کوئی حکم ذکر نہیں کیا۔ کہ آیا یہ صحیح ہے یا ضعیف وغیرہ۔

البتہ بعد کے سکالرز نے جب "الشفا" کی احادیث کی تخریج کی مثلا "محقق علی کوشک" تو آپ نے حدیث شریف کے صحیح ہونے کے ساتھ صحیح البخاری 6560، صحیح المسلم 165، متفق علیہ ہونے کا، اور مروی عنہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا ہے۔

### 3) حدیث عثمان بن ابی شیبۃ بسندہ (1544)

**عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم قد كان يشهد مع المشركين مشاهدهم..فسمع ملكين خلفه أحدهما يقول لصاحبه: اذهب حتى تقوم خلفه.فقال الآخر.. كيف أقوم خلفه وعهده باستلام الأصنام.. فلم يشهدهم بعد-**[19]

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب کے ساتھ بت خانہ میں تشریف لے گئے۔۔۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے دو فرشتوں کو گفتگو کرتے سنا ایک دوسرے کو کہہ رہا ہے جاؤ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ تو دوسرا کہتا ہے میں کسطرح ان کے پیچھے کھڑا ہو جاؤں آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے بت کو چھونے کا۔۔۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد کبھی وہاں نہیں گئے۔)

**حدیث عثمان بن ابی شیبہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث شریف کی سند کو ذکر نہیں بلکہ صرف عثمان بن ابی شیبہ کی سند کا حوالہ دیا ہے۔ اور ساتھ ہی عثمان بن ابی شیبہ مختلف فیہ راوی ہونے کا ذکر بھی کیا ہے، اور حقیقت میں بعض ائمہ الجرح والتعدیل نے اس کو ضعیف اور بعض ثقہ کہا ہے۔ آپؒ نے حدیث شریف پر اپنی طرف سے منکر ہونے کا حکم لگایا، اور علماء علم الجرح والتعدیل کے اقوال کو نقل کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کے بارے میں کہا امام احمد بن حنبلؒ نے اس حدیث شریف کی صحت کا شدت سے انکار کیا ہے۔ اور مزید کہا کہ یہ حدیث موضوع یا مشابہ الموضوع ہے، امام الدارقطنی نے عثمان بن ابی شیبہ کے بارے میں کہا کہ " **وهم في إسناده** "ترجمہ: ان کی سند میں وہم ہوا ہے، آپؒ نے اس کا مصدر ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے جس حدیث شریف کو منکر کہا ہے، اس حدیث شریف کو بعض ائمہ نے موضوع کہا ہے۔

19- قاضی عیاض، نفس مصدر، 268:2۔

جبکہ مسند ابی یعلی کے محققہ نسخہ میں محقق حسین سلیم اسد نے اس حدیث شریف کو حسن کہا ہے[20]۔

اس مذکورہ بالا حدیث عثمان بن ابی شیبہ کے رد میں دوسری حدیث شریف پیش کی ہے۔جو کہ نمبر 4 پر آ رہی ہے۔

**4) شداد بن اوس الانصاری کی حدیث(1545)**

**بغضت إلى الأصنام -[21]**

(آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بتوں سے نفرت تھی۔)

**شداد بن اوس الانصاری کی حدیث پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے ایک جملہ متن کا ذکر کیا ہے باقی متن کو بالکل چھوڑ دیا ہے اس حدیث شریف کے متن میں اختلاف ہے لیکن آپؒ نے اس کو بیان نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کی سند بیان نہیں ہے۔

آپؒ نے اس کا مروی عنہ تک ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث کا مصدر ذکر نہیں کیا۔

آپؒ نے اس حدیث کا حکم ذکر نہیں کیا ہے صرف بطور رد لے کر آئے۔

آپؒ نے دونوں احادیث مبارکہ کی نوعیت کو بھی واضح نہیں کیا ہے۔

**5) حدیث ام ایمن رضی اللہ عنہا کی(1546)**

**كلما دنوت منها من صنم تمثل لي شخص أبيض -[22]**

(آپ ﷺ نے فرمایا میں جب کبھی بتوں کے قریب جاتا تو ایک طویل خوبصورت شخص سامنے آجاتا ہے۔)

**حدیث ام ایمن رضی اللہ عنہا پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ حدیث ام ایمن رضی اللہ عنہا کو ذکر کیا ہے، لیکن اس کی سند کو نہیں لائے۔

حدیث ام ایمن رضی اللہ عنہا کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

---

20- سعيد بن محمد السناري ، رحمات الملأ الأعلى بتخريج مسند أبي يعلى (قاهرة: دار الحديث،2013ء)،356:3۔

21- قاضی عیاض، نفس مصدر،630:1۔

22- نفس مصدر

آپؒ نے اس حدیث ام ایمن رضی اللہ عنہا سے اس حدیث شریف کا رد کر رہے ہیں جو کہ خود قاضی عیاض مالکیؒ کے نزدیک منکر ہے۔

آپؒ نے اس حدیث شریف کا حکم بھی ذکر نہیں کیا ہے۔ صرف آپؒ بطور رد پیش کر دیا ہے۔

**6) قصہ بحیرا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ (1547)**

**لا تسألني بهما فوالله ما أبغضت شيئا قط بغضهما-**[23]

(آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے ان کے بارے میں بالکل نہ پوچھیں میرے نزدیک ان سے زیادہ مبغوض (ناپسندیدہ) کوئی نہیں ہے۔)

**قصہ بحیرا میں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس قصہ بحیرا کی سند کا ذکر نہیں کیا۔

آپؒ نے اس کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا۔

آپؒ نے اس کا حکم بیان نہیں کیا ہے

آپؒ نے اس کے مروی عنہ کا بھی ذکر نہیں کیا۔ صرف آپؒ نے اس واقعہ کو بطور تائید یہاں بیان کر دیا ہے۔

جبکہ یہ قصہ ابن عباس، ام ایمن رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جیسے طبقات ابن سعد، اور سیرت ہشام وغیرہ میں ہے۔

**5) حدیث ام سلمۃ رضی اللہ عنہا (1548)**

**إنما أقضي بينكم برأيي فيما لم ينزل علي فيه شيء-**[24]

ترجمہ: میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں، جس چیز کے بارے میں مجھ پر وحی نازل نہ ہو۔

**حدیث ام سلمۃ رضی اللہ عنہا پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث شریف کی سند بیان نہیں کی ہے۔

آپؒ نے اس کے مروی عنہ کا ذکر کیا ہے۔

آپؒ نے اس کا مصدر ذکر نہیں کیا۔

---

23- نفس مصدر، 632:1۔

24- نفس مصدر

آپؒ نے اس حدیث کا حکم ذکر نہیں کیا، صرف کہا اس کو ثقات نے نقل کیا ہے۔

7) حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ (1549)

إني لا أعلم إلا ما علمني ربي-[25]

(میں نہیں جانتا مگر وہ جو میرا رب مجھے سکھایا ہے۔)

**حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث کی سند بیان نہیں کی ہے، مروی عنہ کا نام تک بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث کا حکم بیان نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا۔

8) **حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ (1550)**

ولا خطر على قلب بشر[26]

(اور نہ کسی انسان کے دل میں یہ بات آئی ہے۔)

**حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث کی سند بیان نہیں کی ہے، مروی عنہ کا نام تک بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث کا حکم بیان نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا۔

9) حدیث ابو موسی رضی اللہ عنہ (1551)

أسألك بأسمائك الحسنى ما علمت منها وما لم أعلم-[27]

(میں تجھ سے تیرے خوبصورت ناموں سے سوال کرتا ہوں کہ میں ان میں سے کیا جانتا ہوں اور کیا نہیں جانتا ہوں۔)

---

25- نفس مصدر، 633:1۔

26- نفس مصدر۔

27- نفس مصدر۔

**حدیث ابو موسی رضی اللہ عنہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث کی سند بیان نہیں کی ہے، مروی عنہ کا نام تک بھی ذکر نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث کا حکم بیان نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا۔

10) **عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ(1552)**

ما منكم من أحد إلا وكل به قرينه من الجن، وقرينه من الملائكة.. قالوا: وإياك يا رسول الله؟ .. قال: وإياي-[28]

(تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسکا جنوں میں سے کوئی ساتھی نہ ہو اور فرشتوں میں سے انہوں نے کہا کیا آپ ﷺ کا بھی فرمایا میرا بھی۔)

**عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر ناقدانہ جائزہ**

آپؒ نے اس حدیث کی سند بیان نہیں کی ہے، صرف اس حدیث شریف کے مروی عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

آپؒ نے اس حدیث کا حکم بیان نہیں کیا ہے۔

آپؒ نے اس کا مصدر بھی ذکر نہیں کیا۔

ان دس/10 احادیث مبارکہ میں سے سات/7 احادیث شریف میں آپؒ نے راوی کا نام تک ذکر نہیں کیا ہے، اور صرف تین/3، احادیث مبارکہ کے راوی کا ذکر کیا ہے، اور مصدر کسی بھی احادیث کا ذکر نہیں کیا ہے۔

**تخریج حدیث و مصادر کے عدم ذکر کی وجوہات**

قاضی عیاض مالکیؒ نے اپنی کتاب "الشفا" میں احادیث شریف کی تخریج و مصادر کو اکثر ذکر نہیں کیا ہے، جیسے مذکورہ دس/10 احادیث شریف کو بطور مثال ملاحظہ کیا جاسکتا ہے؟ یوں ہی امام ذہبیؒ اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے آیات کی تفسیر کی باطل تاویلات اور احادیث کے موضوع، منکر، ضعیف وغیرہ کے اعتراضات کیے ہیں؟

آپؒ حدیث کے ائمہ میں سے ہیں اسلیے آپؒ نے "الشفا" میں ان کتب کی احادیث شریف کو ذکر کیا ہے، جن کو امہات الکتب کہا جاتا ہے، مثلا موطا امام مالک، صحیح البخاری، صحیح المسلم، ابو داود، جامع ترمذی، سنن الکبری، ابن

---

28- **قاضی عیاض، نفس مصدر**، 634:1۔

ماجہ، مسند امام احمد۔اس کے علاوہ آپؒ نے مسند ابو یعلی، کشف الاستار عن زوائد البزار اور امام حاکم جیسے محدثین کی مشہور و معروف کتب احادیث کو شامل کیا گیا۔

کسی حدیث شریف کی سند و مصدر اور حکم کو چھوڑ کر اس حدیث شریف کو بیان کرنا اس کے غیر صحیح ہونے کی علامت نہیں ہے، بلکہ ایسی کتب بھی محدثین ہیں جن میں تخریج حدیث اور مصدر و مرجع کو بیان نہیں کیا گیا، بلکہ صرف متن حدیث مع السند مذکور ہے۔کتاب الشفاء کے مصنف نے اس طرح کیا ہے تو ان کی علمی شخصیت کی وجہ سے ہم عصر علماء نے اس پر کبھی اعتراض نہیں کیا ہے۔اب تو علماء محدثین میں سے عظیم وماہرین نے آپ کی احادیث کی سند مصدر اور تخریج کو مکمل کر دیا ہے۔اب احادیث "الشفا" کی تخریج کے بعد ایسے سوالات کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے۔کیونکہ

امام قاسم قطلوبغا حنفیؒ(1) تخریج احادیث الشفاء۔

امام جلال الدین سیوطیؒ(2) مناہل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء۔

محقق علامہ عبد العزیز الزبیدی(3) تخریج احادیث الشفاء۔

وغیرہ کی تخریج اس بات پر عادل وشاہد ہے، کہ قاضی عیاض مالکیؒ کی کتاب "الشفا" میں اکثر تفسیری نقاط اور تاویلات صحیح ہیں احادیث شریف بھی زیادہ تر امہات الکتب کی ہیں۔

امام ذہبیؒ اور ابن تیمیہؒ وغیرہ نے جو کتاب "الشفا" میں موجود آیات طیبات کی تفسیر کی باطل تاویلات اور احادیث کے موضوع، مناکیر، ضعیف، مرجوع وغیرہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔اس میں مبالغہ سے مذکورہ ائمہ نے کام لیا ہے۔ورنہ تو علامہ نوویؒ لکھتے ہیں:

**هو امام بارع متفنن،متمكن في علم الحديث والاصولين-**[29]

(آپؒ علوم حدیث اور اصول حدیث کے مختلف فنون کے قادر الکلام امام تھے۔)

29- ابوزکریا محیي الدین یحیی بن شرف النووي،تهذيب الأسماء واللغات(بیروت: دار الکتب العلمیة، س ن)،2:43۔

باقی بشری تقاضاسے کوئی بھی معصوم نہیں ہے۔"کتاب الشفا" کی احادیث شریف کی تخریج کے بعد دوبارہ امام ذہبیؒ اور ابن تیمیہؒ کی بات ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔یہی بات ڈاکٹر حسین بن محمد شواط نے قاضی عیاض مالکیؒ کی "کتاب الشفا" پر امام ذہبی اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے بارے میں لکھی ہے۔[30]

**خلاصہ بحث:**

1) امام قاضی عیاضؒ نے عصمت الانبیاء اور بالخصوص عصمت مصطفی ﷺ میں جو احادیث مبارکہ ذکر کی ہیں وہ اکثر امہات الکتب سے لی گئی ہیں

2) احادیث شفا شریف اپنی صحت کی وجہ سے اپنے دعوی پر مکمل منطبق ہیں۔

3) امام قاضی عیاضؒ کا بغیر سند کے بعض احادیث کو لانا ان احادیث کی شہرت کی وجہ ہے۔

4) احادیث شفا کی تخریج کے بعد "کتاب الشفا" پر موضوع۔منکر،ضعیف احادیث کا قول کرنا مناسب نہیں ہے،۔

5) چالیس /40 سے زیادہ شراح شفا،نو/9 سے زیادہ مختصرات شفاء اور چھ /6 کے قریب تخریج احادیث شفا اور کتاب الشفاء پر کئی مقالات کے ہوتے ہوئے اس کو انمول کتاب ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

**سفارشات:**

1) کتاب الشفا کے درست نسخہ کو منتخب کر کے برصغیر میں اردو،ہندی وغیرہ میں اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

2) اردو،ہندی زبان تحقیق و تخریج حدیث کا اہتمام کیا جائے۔

3) یونی ورسٹی کے سیرت نبویہ کے نصاب میں مناسب مقام شامل کیا جائے۔

4) حقوق مصطفی ﷺ کو اس میں سے نکال کر دیگر کتب نصاب میں شامل کیا جائے۔

5) اہانت رسول ﷺ کے حصہ کو فورا قومی سیرت نصاب میں شامل کیا جائے اور بین الاقوامی سطح پر ہر زبان میں اس کو شائع کیا جائے۔

30- حسین بن محمد شواط،نقد کلام الامام الذهبی فی حق کتاب الشفاء للقاضی عیاض(مغرب: دار القلم،س ن)،220۔

## Bibliography


1. Al-Qur'ān
2. Abū al-Ḥusayn 'Asākir al-Dīn Muslim ibn al-Ḥajjāj ibn Muslim ibn Ward ibn Kawshādh al-Qushayrī an-Naysābūrī, *al-Masnad al-Saḥiḥ al-Mukhtaṣar*, R. Fawwad Abdul Baqi, Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī.
3. Abū Ya'lá Aḥmad ibn 'Alī Mawṣilī, *Masnad Abī Ya'lá*, edited by Ḥusayn Salīm Asad, Damashq: Dār al-Ma'mūn, Vol.1, 1404.
4. Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'il, *Al-Jāmi'i al-Saḥiḥ*, Dār Tawq al-Najāh, 1422H.
5. Al-Navavī, Abū Zakiyyah Muhi ud dīn bin Sharaf, *Tahzīb al-Asmā' wa al-lughghāt.* Beirut: Dār al-Kutab al-'Ilmiyyah.
6. Al-Rūmī, Jalāl ud Dīn, *Mathnavī Mawlavī Ma'navī*, trans Qāḍī Sajjād Ḥussain, Lahore: Al-Faysal Nāshrān, 2006.
7. Al-Tirimdhī, Muḥammad ibn 'isā, *al-Sunan,* Beirut: Dār Al-Gharb al-Islāmi, 1998AD.
8. Golan, Muḥammad Fatḥullah, *al-'Iṣmah al-Nabaviyyah*, Tran. Auz Khan, Istanbul: Dār al-Nail lil Ṭabā'ah wa al-Nashr, 2005.
9. Haji Khalīfah, Mustafa bin 'Abdullah, *Kashf 'l-Zunūn*, Beirut: Dār Ihyā' al-turāth al-'Arabī, 1941.
10. Ibn Khaliqān, Abū al-'Abbās Shams al-Dīn Aḥmad bin Muḥammad, *Wafayāt al-Aʿyān wa-Anbāʾ Abnāʾ al-Zamān,* Vol.3. Beirut: Dār Ṣādar, 1900 AD.
11. Kabulī, Mawlānā Dost Muḥammad, *Tuhfah al-Ikhilā' fī al-'iṣmah al-Anbiyā'*, Hayderabad: Kutab Khānā Aṣfiyah.
12. Qādhī, Ayyādh bin Mūsā al-Mālikī, *al-Shifā bita'rīf Haqūq al-Mustafā*, Uman: Dār al-Fīhā' 1407 AH.
13. Shawāṭ, Dr Ḥussain bi Muḥammad, Naqad, *Kalām al-Imām al-Dhahbī fī Haq Kitāb al-Shifā' lil Qādhī 'Ayyadh*, Maghreb: Dār al-Qalm. www.ahlalhdeeth.com